رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر و پروپرائٹر

فاروق

قاسم علی عاجز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ۔ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۱۷ء | نمبر ۱۴

سلسلہ کی خبریں

دارالامان حضرت فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت بفضلہ اچھی ہے۔ درس ہوتا ہے۔ حضرۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا معہ دیگر صاحبزادگان و جمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین بخیریت ہیں ٭

جلسہ میرٹھ جماعت احمدیہ میرٹھ کا سالانہ جلسہ ۹-۱۰-۱۱ مارچ۔ جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو میرٹھ میں قرار پایا ہے۔ جس پر بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ مخدومی مولوی سید سرور شاہ صاحب و اخویم چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے وخاکسار ایڈیٹر فاروق ۷ مارچ کو روانہ ہوتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ کامیابی سے جلسہ کو ختم کرے ٭

فاروق کا یہ پرچہ مکمل کر کے جاتا ہوں جو میری عدم موجودگی میں شائع ہوگا۔ دوسرا پرچہ آئندہ ہفتہ کا انشاء اللہ واپس آکر شایع کراؤں گا۔ احباب گھبرائیں نہیں ٭

دوسری اطلاع پہلے ایک مرتبہ گذشتہ پرچہ میں اطلاع دیجا چکی ہے کہ جن خریداران کا چندہ چار ماہ کا ابتدائے دسمبر ۱۹۱۶ء سے شروع ہوا تھا وہ ۲۱ مارچ ۱۹۱۷ء کو ختم ہو جائیگا۔ لہٰذا آئندہ چار ماہ کے واسطے شروع اپریل کا پہلا پرچہ ۱۴۰ میں وی پی ہوگا اب یہ دوسری بار اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ اگر کسی دوست کو آئندہ فاروق خریدنا خدانخواستہ منظور نہ ہو یا وہ اس وقت وصولی وی پی کے لئے تیار نہ ہوں۔ بلکہ کسی دوسرے وقت میں وی پی وصول کرنا چاہیں تو وہ فوراً ایک پیسہ کا کارڈ دفتر فاروق میں اطلاع بھیجدیں۔ ورنہ وی پی جاری ہونے کے بعد اگر وہ واپس کر دینگے۔ تو یہ نامناسب ہوگا کیونکہ دفتر کا اس میں محصول وی پی وغیرہ کا بلاوجہ نقصان ہوتا ہے ٭

حضرت مفتی صاحب کی روانگی انگلستان حضرت مفتی محمد صادق صاحب ۱۰ مارچ ہفتہ کے دن قادیان سے روانہ ہونگے۔ ۱۴ مارچ کو بمبئی پہونچیں گے۔ ۲۰ مارچ جہاز سارڈینیا پر سوار ہونگے اللہ تعالیٰ خیریت سے پہونچائے۔ اور کامیاب و کامران لائے

۶ مارچ مدرسہ احمدیہ کے طلباء نے حضرت مفتی صاحب اور مولوی عبید اللہ صاحب مبلغ ماریشس کو ٹی پارٹی دی۔ مولوی رحمت علی صاحب طالب علم نے ایڈریس پڑھا مفتی صاحب نے مختصر جواب دیا۔ پھر حضرت صاحب نے ایک تقریر میں بتایا کہ مبلغ کا کام صرف حق پہنچانا ہے نہ کہ مسلمان بنا لینا۔ اس کام کی نسبت غلط فہمی کا نتیجہ بعض اوقات سخت خطرناک نکلتا ہے۔ مبلغ اور اسکے بھیجنے والے جب یہ قرار دے لیں کہ اتنے مسلمان ہونے چاہئیں تو پھر ایسا نتیجہ نہ نکلنے پر گھبرا جاتے ہیں۔ اور استقامت چھوڑ کر یا تو کام ہی چھوڑ بیٹھتے ہیں یا اپنے مذہب میں کمزوری دکھلاتے ہیں۔ اور بیشتر حصہ انکے ساتھ مل جاتے

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی ایم قاسم علی نے چھپوا کر شایع کیا ٭)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ جن کو راہ ہدایت پر لانے کے لئے گئے۔ ہم بہت خوش ہیں۔ کہ طلباء نے اپنی شائستگی تہذیب و اعلیٰ تربیت کا اور اپنے اس خلوص کا جو دین کے ساتھ انہیں ہے ثبوت دیا۔ ۸ مارچ کو بعد از نماز ظہر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء نے ٹی پارٹی دی۔ عزیز محمد حسن لدھیانوی نے انگریزی میں ایڈریس پڑھا۔ مسٹر عبدالجبار و ابو الحسن سیلونی نے تقریریں کیں۔ مفتی صاحب نے انگریزی میں جواب دیا پھر حضرت اولوالعزم نے اردو میں تقریر فرمائی۔ جسمیں فرمایا کہ ٹی پارٹی بطور رسم ہے تو فضول ہے۔ اور اگر ان جذبات محبت و احساسات خلوص کے اظہار کے لئے ہے جو احمدیت و اسلام کے ساتھ تم لوگوں کو ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ تم بھی ان کی پیروی کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو۔

۸ مارچ ایک بجے حضور نے مفتی صاحب کو چند احباب کے ساتھ شاندار دعوت دی۔ ۱۰ مارچ بعد از ظہر مفتی صاحب روانہ ہوئے

ضرورت نکاح

ایک احمدی مستری جو لوہا سازی کا کام کرتے ہیں۔ بوجہ اپنی بیوی کے فوت ہو جانے کے اقوام لوہار یا ترکھان میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ عمر تیس سال ہے۔ پچیس تیس روپیہ ماہوار کی آمدنی ہو جاتی ہے۔ اپنے گاؤں میں سکونتی مکان بھی موجود ہے۔ کوئی دوست اس رشتہ کے متعلق اگر دریافت کرنا چاہیں تو مندرجہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں۔ اگر لوہار یا نجار قوم میں رشتہ نہ ہو تو دیگر اقوام میں بھی وہ نکاح کر لینگے۔ بیوہ نوجوان شریف مزاج سے بھی نکاح کر لینگے

مستری مختار احمد لوہار بگھی خانہ گورداسپور

درخواست دعا

ایم بشیر حیات خان خلف چوہدری محمد حیات خان صاحب سب انسپکٹر زیرہ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ انکی والدہ ماجدہ کی صحت عاجلہ و شفاء کاملہ کے لئے دعا فرماویں ٭

اخبار صادق

مفتی صاحب کے ولایت جانیکی وجہ سے صادق کا پرنٹر و پبلشر تبدیل ہونا تھا مگر گورنمنٹ اسپر ضمانت مانگتی ہے۔ اسلئے سردست صادق شائع نہیں ہو سکیگا ٭

مختصر نوٹ

انتظامی رپورٹ

سب سے پہلے ہزاد نرنے پنجابیوں کی شاندار وفاداری اور حسن خدمت کا اعتراف فرمایا ہے۔ منجملہ ایک لاکھ ۷ ہزار رنگروٹوں کے پنجاب نے وسط اپریل ۱۹۱۶ء تک ۷ ہزار آدمی مہیا کئے۔ حالانکہ پنجاب کی آبادی ہندوستان کا ۱/۱۲ حصہ ہے۔ انہوں نے نہایت بہادری سے داد شجاعت دی۔ جسکی ملک معظم نے تعریف فرمائی ہے امن میں بھی بحیثیت مجموعی کوئی خلل نہیں پڑا۔ اور رعایا نے انسداد جرائم میں امداد دی۔ صوبہ کی کل آمدنی ۸ کروڑ ۹۰ لاکھ ۱۲ ہزار روپیہ تھی جو سال ماسبق سے بقدر ۸ لاکھ ۳۴ ہزار زیادہ ہے۔ خرچ کی تعداد ۶ کروڑ ۱۱ لاکھ ۹۲ ہزار تھی۔ جو سال ماسبق سے ۱/۲ ۶ لاکھ کم ہے

پلیگ کا دورہ بہت سخت تھا جو کہیں جون میں ختم ہوا جس کا ۱۲ اضلاع میں بہت زور رہا۔ ہیضہ نے بھی سر اٹھایا جو ۶۹ قصبات اور ۱۶۷۸ دیہات میں پھیلا۔ چیچک اور بخار کی دسنبر و معمولی تھی۔

قتل کی وارداتیں ۵۱۳ ہوئیں۔ فوجداری جرائم کی تعداد دو لاکھ ۲۲۲۰ تھی۔ جو سال ماسبق سے بقدر ۲۶۰۰ کم ہے ۷۳ فیصدی چالانوں مجرم سزایاب ہوئے۔ ۱۴۴ ملزموں کو پھانسی ملی۔ آنریری مجسٹریٹوں نے ۲۱ ہزار مقدمات طے کئے پنجاب کی تجارت برآمد ۳۱ کروڑ اور درآمد ۳۲ کروڑ کی تھی۔ پنجاب کی آبادی اسوقت ۲ کروڑ ۵ لاکھ ۳۳ ہزار ۷ سو ۲۷ تھی جو ۱۹۱۱ء کی مردم شماری سے بقدر ۶ فیصدی ترقی پذیر ہے۔ سال زیر رپورٹ میں پیدائشوں کی تعداد ۸۴۳۰۱۲ اور اموات کی میزان ۲۵۵۰۷۰ تھی

اخبارات ہند

تعداد:۔ کل پنجاب اور صوبہ سرحدی میں شروع سال میں اخبارات کی تعداد ۱۰۱ تھی۔ لیکن اخیر سال پر ۱۲۷ رہگئی۔ اس عرصہ میں ۴۶ اخبار نئے جاری ہوئے۔ اور ۴۷ بند ہوئے۔ سرحدی صوبہ میں صرف تین اخبار تھے ٭

سال زیر رپورٹ میں ۲۱۲ نئے ڈیکلریشن داخل ہوئے ۴۸ پریسوں سے ضمانتیں طلب کی گئیں۔

مفصلہ ذیل اخبارات کو حکم دیا گیا تھا۔ کہ وہ ریوٹر اور صاحب زبردست کی مرسلہ تار خبروں کے علاوہ جنگ کی اور کوئی خبر نہ چھاپیں۔

اخبار عام۔ زمیندار۔ زبل بیوک۔ پیغام صلح اور اخبار زمیندار کو اس حکم کی خلاف ورزی کرنے پر گورنمنٹ کی طرف سے تنبیہ کیگئی۔

ان اخبارات کو پولیٹیکل وجوہ پر تنبیہ کیگئی:۔ عام۔ افضل بلٹین انگریزی۔ دیہاب۔ ہمالہ۔ ہندوستان۔ انتخاب لاجواب خدا۔ پنجابی۔ پرکاش۔ پربھات۔ صادق الاخبار۔ شیو تتمبھر

مندرجہ ذیل اخبارات کو غیر پولیٹیکل مختلف وجوہ پر تنبیہ کیگئی:۔ امرت۔ آریہ مسافر۔ چندر۔ دھرم ویر۔ ہمالہ لائل گزٹ۔ پیسہ۔ دیش۔ المنیر۔ آریہ گزٹ۔ الحکم۔ ضمانتی ہندوستانی۔ کشمیری میگزین۔ خالصہ اخبار۔ میڈیکل ڈاکٹر مفتاح الاسرار ٭

حسب ذیل اخبارات کے خلاف مقدمات فحش نویسی قائم ہوئے ظریف۔ دکھ نوارن۔ شہید۔ ہمالہ۔ ہندوستان۔ دیش وتکیل۔ دیش اپکارک (تین دفعہ) آریہ مسافر۔ غالب۔ جھنگ سیال۔ المنیر۔ رہنمائے صحت اور طالب اور دکھ نوارن اور وکیل کے معافی مانگنے پر مقدمات واپس لئے گئے۔

دیش اپکارک تینوں مقدمات میں بری ہو گیا ٭

پیغام والو نوٹ کرلیں

المحدیث ۱۴ جمادی الثانی میں لکھا ہے خلفاء کے زمانہ میں بھی انکی مثالیں ملتی ہیں کہ خلیفہ کے حکم کو مان لیتے تھے مگر دل میں وہی اعتقاد رکھتے تھے جو اپنی تحقیق ہوتی۔ حضرت ابن مسعود کا اعتقاد قرآن مجید کی ترتیب سور اور ابوذر کا جمع مال کی بابت وغیرہ اہل علم کو معلوم ہوگا یہ سطور جواب پر نقل کیگئی ہیں۔ صاف ظاہر کرتی ہیں کہ محدثین کا ابتداء سے یہی مذہب چلا آیا ہے کہ خلفاء سے بعض عقائد میں اختلاف رکھ کر بیعت کی جاسکتی ہے۔ اور یہ اختلاف دل میں ہی رکھنا چاہیئے۔ حکم خلیفہ کا چلیگا۔ اس کا نام منافقت نہیں کیونکہ اگر یہ منافقت ہے۔ تو پھر صدر اول کے مسلمان بھی نعوذ باللہ منافق تھے

داخلہ بند

اہل حدیث لکھتا ہے کہ کشمیر سے خبر آئی ہے۔ صوفی جماعت علی شاہ علی پوری کا داخلہ کشمیر میں کسی سخت تقریر کی وجہ سے بند کیا گیا ٭

صوفی صاحب کی نسبت ہمیں خیال تھا کہ صرف احمدیوں ہی کو انکی سختی و تیزی کی شکایت ہے۔ اب معلوم ہوا کہ بعض دوسرے

... ہیں جن کو راہ ہدایت پر لانے کے لئے گئے ... کے ساتھ ... ہے ثبوت ... کے ساتھ ... کے لئے اپنے ... کرو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان ۸۔ مارچ ۱۹۱۷ء

داتوی معاندین پر تنقیح مبین

ہمارے مولانا محمد سرور شاہ صاحب و حکیم عبدالرحمن صاحب کاغانی جب داتہ وغیرہ سے دورہ کرکے واپس آئے تو میں نے انکی خدمت میں عرض کیا کہ آپ رپورٹ لکھ دیں۔ مگر ان صاحبوں نے فرمایا کہ محمد یمین کو اس دفعہ ایسی ہزیمت و ندامت اٹھانی پڑی ہے کہ ہمیں رحم آتا ہے اسلیئے بہتر ہے کہ خود کچھ نہ لکھا جائے۔ کیونکہ اس نے وعدہ بھی کیا تھا کہ میں حضرت میاں صاحب کے خلاف ایسی تراژ خانی پھر نہیں کرونگا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ جو شخص اس قدر سیاہ دل ہو کہ اپنے مرشد و ہادی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کو معاویہ اور انہی کے ایک غلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں علیؓ قرار دے اور حضورؑ کے موعود و مبشر فرزند کو یزید اور قادیان دارالایمان کے اصحاب صفہ و مہاجرین کو یزیدی بنائے۔ اسکے مواعید پر کچھ اعتبار نہیں ہو سکتا۔ مگر دوستوں نے کہا۔ کہ تجربہ شرط ہے۔ سو الحمد للہ وہی ہوا جو میں نے پہلے کہا تھا۔ پیغام میں مسئلہ نبوت پر بحث کے عنوان سے ایک مضمون اسی سباب اور لعان کا نکل آیا۔ جس نے ہمارے عزیز سعدی کو مخبوط الحواس مولانا سرور و حکیم کاغانی کو زاغ و بوم لکھا ہے۔ اور حضرت اولوالعزم کو مخالف اسلام یعنی کافر۔ اس ضمیمہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الواقعہ داتوی نے خوفناک شکست کھائی ہے۔ اور جس امر کا بار ثبوت اس نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ اس کا ثبوت دینے سے وہ قاصر رہا۔

چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ پہلے فریقین میں قسمیں ہوئیں سعدی نے کہا۔ "جو کچھ میاں صاحب نے اپنی تصانیف میں لکھا ہے سب سچ اور صحیح ہے اور میرا صدق دل سے اسپر ایمان ہے اگر اس میں میں نے ذرہ بھر بھی جھوٹ کہا ہے تو خدا تعالیٰ مجھ محمد سعید معروف بہ سعدی لاہوری۔ پر وہ عذاب نازل کرے جو دنیا کے لیئے موجب عبرت ہو۔ (ان جاءکم فاسق بنباء کے مطابق میں تصدیق نہیں کرتا خدا جانے برادر سعدی کے اصل الفاظ کیا ہیں)

اور محمد یمین نے کہا "میرا اعتقاد ہے کہ مرزا محمود احمد مخالف اسلام اور احمدیت ہے اور اپنے دعوے مصلح موعود اور آیت استخلاف کے ماتحت خلیفہ ہونے کے دعوی میں جھوٹا ہے اگر میں نے ذرا بھر بھی جھوٹ کہا ہو تو خدا تعالیٰ مجھ محمد یمین پر وہ عذاب نازل کرے جو دنیا کے لیئے موجب عبرت ہو"

اسکے بعد یہی محمد یمین لکھتا ہے کہ سعدی صاحب اس بات کے ذمہ وار ہوئے۔ کہ **میں مرزا صاحب کی خصوصیت بہ نسبت باقی مجددین ثابت کرونگا**۔ اور میرے (محمد یمین) ذمے یہ ثبوت ڈالا۔ (کما نہم یساقون الی الموت) کہ میں (داتوی) **مرزا صاحب کو مجدد اور ان جیسے اور بھی بروزی محدث اور لغوی نبی امت محمدیہ میں ثابت کروں**۔ (صفحہ ۱۴)

پھر سعدی صاحب کی تقریریں تو نہیں لکھیں مگر اپنی تقریریں درج کی ہیں جن کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے کہ محمد یمین اس بات کا ثبوت قطعاً نہیں دے سکا کہ حضرت مسیح موعودؑ جیسے نبی تھے ویسے کئی اُمتی محمدیہ میں گذرے ہیں۔ چنانچہ وہ خود جھنجلا کر لکھتا ہے "در اصل تنازعہ ہمارے درمیان مرزا صاحب کی نبوت اور مسئلہ کفر ہے"۔ اگر محمد یمین اس امر کا ثبوت دیتا جو اس نے اپنے ذمہ لیا تھا (یعنی حضرت مسیح موعودؑ جیسے اور نبی بھی اُمت محمدیہ میں ہوئے ہیں) تو برادر سعدی کے اس سوال کا جواب کہ آپنے یہ مضمون اصلی بحث کے خلاف لکھا ہے۔ یہ نہ دیتا کہ "مرزا صاحب کا نام مع خطاب نبوت قرآن میں دکھاؤ" یا "میں نے مرزا صاحب کو موجد ارکان شرعیہ نہیں مانا"۔ بلکہ یہ جواب دیتا۔ کہ میں اس کا ثبوت دے چکا ہوں گویا داتوی معاند نے خود اقرار کر لیا۔ کہ میں نے اصل مبحث کو چھوڑ دیا۔

اب ہم ان دلائل پر غور کرتے ہیں جو داتوی نے حضرت اقدسؑ کے نبی نہ ہونے کے ثبوت میں دیں۔ آپ لکھتے ہیں:

سعدی صاحب کا فرض ہے کہ وہ مرزا صاحب کا نام مع خطاب نبوت و رسالت قرآن شریف دکھائیں جیسے کہ باقی انبیاء علیہم السلام کا ذکر بہ تصریح قرآن شریف میں موجود ہے (صفحہ ۸)

گویا داتوی کے نزدیک نبی وہی ہے جس کا نام مع خطاب نبوت و رسالت قرآن شریف میں بہ تصریح درج ہو۔ جسکا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ نبی صرف وہی ہیں جنکا نام قرآن شریف میں آیا ہے باقی کوئی نبی نہیں لیکن ظاہر ہے کہ اس عقیدہ فاسدہ پر تمام مسلم دنیا لعنت کریگی جو ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کو نبوت سے جواب دے۔ گویا لم نقصص علیک بھی داتوی یا پیغامی قرآن میں کوئی آیت نہیں دوسری دلیل آپنے یہ دی ہے:۔

میں نے مرزا صاحب کو بحیثیت مسیح موعودؑ ہونے کے مسائل مختلف فیہ جیسے وفات و حیات عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ میں حکم مانا ہے میں نے مرزا صاحب کو بانی یا موجد احکام و ارکان نہیں مانا کسی کو نبی قرار دینا یا اس کے منکر کو کافر بنانا یہ قرآن شریف کا کام ہے۔

کیا اس سے داتوی کی یہ مراد ہے کہ اگر تو قرآن شریف میں لکھا ہے کہ فلاں شخص جس کا یہ نام ہے رسول ہے نبی ہے تب تو وہ نبی اور رسول ہے ورنہ نہیں تو اس طرح پر کئی انبیاءؑ کو غیر نبی ماننا پڑے گا کیونکہ سوائے چند کے کئی ہزار سچے نبیوں کے نام قرآن مجید میں نہیں۔ اور اگر اس سے یہ مراد لیجائے (گو الفاظ داتوی کے اسکے متحمل نہیں) کہ قرآن مجید کی تعریف نبوت کے لحاظ سے جو نبی مقرر ہو وہ نبی ہے تو داتوی کو چاہیئے کہ امتیازات نبوت از روئے قرآن مجید بیان کرے تا وہ بشرط صحیح ہونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے حضرت اقدسؑ پر منطبق کرکے دکھائیں۔

تیسرا جواب آپ لکھتے ہیں کہ :-

"جب تک آپ مرزا صاحب کے اپنے الفاظ اپنے دعوئ نبوت کے تعلق اصلی حقیقی کامل پیش کرکے اور ان کی تائید میں آیت قرآن شریف پیش نہ کرینگے۔ تو یہ مرزا صاحب پر آپ کا ایک صریح بہتان ہے۔"

داتوی صاحب سے اگر کوئی یہ کہدے کہ حضرت محمد رسول اللہ کے اپنے الفاظ دکھاؤ جس میں انہوں نے فرمایا ہو کہ میں حقیقی نبی ہوں تو وہ کیا جواب دیں حضرت اقدسؑ نے یہ دعوئ تو بارہا فرمایا۔ کہ ہم نبی ہیں اور رسول ہیں اب اسکے ساتھ حقیقی اور اصلی کا لفظ خدا جانے کیوں ضروری ہے۔ کیا سچے نبیوں میں سے کوئی جعلی اور بناوٹی بھی ہوتا ہے اور کیا قرآن و حدیث میں جب انبیاءؑ کا نام آتا ہے تو اس کے ساتھ حقیقی اور کامل اور اصلی کا لفظ بھی ہوتا ہے

پھر داتوی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ایک طرف ختم نبوت کے معنے نہ سمجھ کر کے دروازہ نبوت کو کھلا مانتے ہیں دوسری طرف تذکرۃ الشہادتین کا حوالہ پیش کرتے ہیں کہ اور خلفاء کو نبی کا خطاب دینے سے امر ختم نبوت مشتبہ ہو جاتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ داتوی نے یہ اعتراض مسیح موعودؑ پر کیا ہے یا ہم پر۔ خاتم النبیین کے معنے مہر اور کہ آپکی مہر سے نبوت مل سکتی ہے حضرت اقدسؑ کی کتب سے ہم دکھا سکتے ہیں اور تذکرۃ الشہادتین کا حوالہ بھی موجود ہے پس اگر یہ تناقض ہے تو فریقین اس کے ذمہ وار ہیں۔ دراصل داتوی سمجھا نہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی کو نبوت مل سکتی ہے جو اپنے آئینہ ظلیت میں نبوت محمدیہ کو منعکس کرنے کی استعداد رکھتا ہو یعنی جامع جمیع کمالات محمدیہ ہو۔ اب اگر دوسرے مجددین و خلفاء کو بھی جو کانبیاء بنی اسرائیل تھے نبی بنا دیا جاتا تو امر ختم نبوت مشتبہ ہو جاتا یعنی انہیں نبی کہنے سے یہ سمجھا جاتا کہ یہ مجدد یا خلیفہ جامع جمیع کمالات محمدیہ ہے حالانکہ مظہر اتم سراج منیر کا حسب قانون قدرت چودھویں کا چاند ہی ہو سکتا ہے۔ پس جب تک وقت نہ آتا کوئی نبی کیونکر بن سکتا تھا۔

(ب) پھر لکھا ہے کہ ایک طرف اھدنا الصراط المستقیم کی دعا اور دوسری طرف ایک ہی نبی یہ کیونکر ہو سکتا ہے" اگر کوئی عیسائی کہدے کہ اسلام کا خدا وعدے کرتا ہے کہ نبوت مانگو میں دونگا اور دوسری طرف جب مانگتے ہیں تو پھر وہ ایک فرد کے لیئے سب کو آگے قدم رکھنے سے روک دیتا ہے" اس کا کیا جواب ہے۔ یہاں داتوی صاحب نے ایک عیسائی کی شرن لی ہے۔ سنو میں اس عیسائی کو کہوں گا کہ ایک طرف اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم فرمایا دوسری طرف اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء و الصالحین فرما کر انعمت علیہم کی تشریح کردی۔ پس ادعونی استجب لکم کے مطابق امت محمدیہ میں صالح بھی ہونگے شہید بھی ہوں گے صدیق بھی ہونگے نبی بھی ہونگے۔ جوں جوں ضرورت ہوگی۔ ہونگے۔ جب نبی کی ضرورت تھی نبی آگیا۔ پہلے خدا کے نزدیک ضرورت نہ تھی۔ نہ بھیجا صدیق شہید۔ صالح ہوتے رہے آئندہ بھی ہوتے رہینگے جب نبی کی ضرورت ہوگی نبی آئے گا۔ حضرت عیسےٰ بن مریم کے بعد ۶۰۰ سو سال تک کوئی نبی نہ آیا تو کیا نبوت کا دروازہ بند ہو گیا تھا۔ اسی طرح اب اگر ۱۳۰۰ سال خدا نے نبی نہ بھیجا۔ تو کیا اسکے یہ معنی ہیں کہ دعا لغو گئی۔ کیونکہ منعم علیہم سے مراد صرف نبی نہیں۔ بلکہ صدیق شہید صالح بھی ہیں ہاں اگر قیامت تک کوئی بھی نہ آتا۔ تو پھر اس عیسائی کو جو بلباس داتوی ظاہر ہوا ہے اعتراض کا موقعہ ہو سکتا تھا۔ باقی رہی آپکی یہ تعریض کہ رسول اللہؐ کی پیشگوئی میں رخنہ واقعہ ہو جانے کے خوف سے خدا تعالیٰ تیرہ سو سال تک وعدہ خلافی پر مجبور ہوا۔ تو یہ اعتراض درحقیقت مسیح موعودؑ پر ہے حضورؑ نے ہی رخنہ کا لفظ حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے۔ الحمد للہ کہ داتوی کی قلبی و ایمانی کیفیت ظاہر ہو گئی۔ اور اس سے بڑھکر اس فقرے سے معلوم ہوتی ہے جو اسی کے متصل صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے :-

"میں (یعنی داتوی میرہ فروش) کہتا ہوں مرزا صاحب کو صرف انکے دعوئ نبوت ہی کی وجہ سے کامل اصلی حقیقی نبی مان لینا گویا انکو خدا مان لینا ہے کیونکہ کسی کو نبی بنانا یہ خدا کا کام ہے پس جب مرزا صاحب کو مرزا صاحب ہی کے قول سے نبی مانا گیا تو اس کا یہ مطلب نکلا کہ جو کام خدا کر سکتا ہے وہ مرزا صاحب بھی کر سکتا ہے پس بموجب الہام مرزا صاحب انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی و منك وغیرہ کے اگر مرزا صاحب کو خدا ہی مان لیں تو سارے تنازعات ہی ختم ہو جائیں۔

ناظرین یہ عبارت غور سے پڑھیں یہ تمام اصحاب پیغام کے مذہبی خیالات کا نچوڑ ہے۔ اگر یہ بات مولوی ثناء اللہ امرتسری یا مولوی محمد حسین بٹالوی یا ڈاکٹر عبد الحکیم کی طرف سے کہی جاتی تو کچھ شکایت نہ تھی۔ کیونکہ جب وہ حضرت اقدسؑ کو راستباز اور صادق نہیں مانتے تو انکا حق ہے کہ وہ ہمیں کہیں کہ ہم مجرد مرزا صاحب کے قول سے مرزا صاحب کو نبی نہیں مان سکتے۔ لیکن وائے برحال اس بدبخت احسان فراموش محسن کش کے جو ایک طرف حضرت مرزا صاحب کو صادق و راستباز مانے۔ دوسری طرف کہے کہ میں مرزا صاحب کو انکے قول میں سچا نہیں مانتا۔ گویا حضرت مرزا صاحب نے جو کہا۔ کہ میں نبی اور رسول ہوں اسمیں جھوٹ بولا۔ یاد رہے کہ ایک احمدی کے سامنے جو حضرت اقدسؑ کو راستباز مانتا ہے ہمارا فرض صرف اتنا ہی ہے کہ حضورؑ کی تحریر یا قول دکھا دیں کہ حضورؑ نے دعوئ نبوت کیا ہے۔ پھر اسے ماننا پڑے گا ہاں غیر احمدی کے سامنے ہمارا فرض ہے کہ ہم اسکی اور اپنی مسلمہ کتاب سے دلیل پیش کریں۔ پس داتوی کا یہ کہنا اور پیغام کا اسے چھاپنا کہ ہم مرزا صاحب کے قول سے انکو نبی نہیں مانتے۔ اپنے آپ کو غیر احمدی ٹھہرانا ہے اور اپنے منہ سے آپ اقرار کرنا ہے کہ ہم احمدی نہیں رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ پھر ہم داتوی سے پوچھتے ہیں کیا حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو ہم نے حضورؐ ہی کے قول سے نبی نہیں مانا اگر کہو کہ وحی الٰہی میں انہیں نبی کہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیا تو آخر یہ وحی الٰہی اوّلاً کس کی زبان سے نکلی۔ بہرحال حضرت محمد رسول اللہ پر اعتبار کیا۔ اسی طرح حضرت احمدؑ نبی اللہ پر جو وحی نازل ہوئی۔ اس میں بھی آپکو نبی اور رسول کہا گیا ہے۔ پس حضرت مرزا صاحبؑ کو حضورؐ ہی کے قول سے نہیں بلکہ خدا کے قول سے نبی مانا گیا ہے ہاں اگر آپکو وحی الٰہی کے سچ ہونے میں شبہ ہے تو اپنے ارتداد کا اعلان کر دو۔ پھر میں جو ثبوت قرآن مجید کی وحی کی صداقت کا تم پیش کرو گے وہی اس وحی کا دیدوں گا بحوالہ وتقیہ

داتوی نے بڑی حقارت سے لکھا ہے کہ محمودی ایک حدیث لیئے پھرتے ہیں اس سے صاف کھل گیا کہ داتوی میں پرانا مرض چکڑالویت کا عود کر آیا ہے جس کا علاج حضرت خلیفۃ المسلمین اوّلؓ نے اپنی ڈانٹ سے کیا تھا تعجب ہے کہ نہ صرف بکاخ حدیث محمدیہ قنون کی صداقت حضرت محمد ثانی قدنی کی وحی سے بلکہ حضرت محمد مکی مدنی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی سے بھی جس کی رسالت ثابت ہے اور جس کا نام احمدؐ بھی کھلا کھلا قرآن مجید میں مسطور ہے اسکی نبوت سے ہاں اسکی نبوت سے (جسکے ہاتھ پر اسقدر نشان ظاہر ہوئے۔ کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کیئے جائیں تو انکی نبوت ان سے ثابت ہو سکتی ہے۔) انکار کرتے ہیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ پر تو ایمان بتاتے ہیں مگر جب وہی خاتم النبیین ہزار ہفتم میں حسب وعدہ الٰہی مبعوث ہوا۔ اور پہلے سے **اقوی و اشد و اکمل روحانیت** ظاہر ہوئی تو یہ اندھے ہو گئے۔ ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اے خدا کے برگزیدہ نبی اے وہ کہ جو تمام انبیاء کی حقیقت جامعہ ہے جو جامع جمیع کمالات محمدیہ اور ان سے پہلے کے ہزاروں انبیاءؑ سے افضل و اکمل و اعلیٰ ہے جو خدا کا عرش ہے۔ اور جس کا ظہور خاص خدا کا ظہور ہے تجھ پر ہزاروں درود و سلام۔ تیری قوم کے بعض افراد نے تجھے دیکھا پر تجھے نہ پہچانا۔ تجھے مانا لیکن نہ جانا۔ میں تیرا ادنیٰ خادم۔ میں تیرا خاکپاء۔ میں تیرا غلام تجھ پر نہیں نہیں تیری اس راہ پر جس پر تیرا قدم پڑا۔ بلکہ اس راہ کی مٹی کے ایک ایک ذرہ پر جس سے تو گذرا۔ نہ صرف اپنی حقیر جان کے ساتھ بلکہ اپنے ماں باپ اپنے بھائی اپنی بیوی اپنے بچوں کے ساتھ ہزار بار فدا لاکھ دفعہ قربان ہو جاؤں۔ اور پھر بھی یہی سمجھوں اے میرے پیارے ہادی اے مجھے ہر قسم کی ضلالت سے نجات دینے والے اے مجھے جنت الفردوس میں جیتے جی پہنچانے والے اے اعلیٰ علیین میں میرا مقام بنانے والے کہ میں نے حق عبودیت ادا نہیں کیا۔ نالائقوں نے تیری شان میں گستاخی کی۔ نالائقوں نے تیری شان گھٹائی۔ بدبختوں نے تجھ سے منہ پھیرا۔ سیاہ دلوں نے تیری تعلیم سے ارتداد اختیار کیا۔ کچھ پروا نہیں کیونکہ تو اس مقام پر کھڑا کیا گیا ہے جس تک خیال کرنے والوں کا خیال قیاس کرنیوالوں کا قیاس نہیں پہنچ سکتا نہ پہنچ سکیگا میں کافر ہوں اگر دوسرے کے ساتھ تیرا قیاس کروں۔ میں تیری حمد کرونگا جتنی مجھ سے ہو سکے (خدا بایں جلال و ابہت عرش کریم پر تیری حمد کرتا ہے) مگر پھر بھی یہی سمجھونگا کہ میں نے ایک شمہ بھی اپنے فرض کا ادا نہیں کیا میرا رونگٹا رونگٹا زبان بنجائے زبان میں ہزار داستان ہو۔ ہزار داستان میں لاکھوں باب کروڑوں فصلیں اربوں مضامین کھربوں مطالب سنکھوں معانی۔ اور پھر ہر معنی نیل دہ نیل بطن رکھے پھر بھی تیری شان بیان نہیں ہو سکتی۔ پھر بھی تیرا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ کہ تو نے مجھے زندگی بخشی اپنی قدرت سے اٹھایا اور وہ کچھ دکھایا جو اگلوں کے وہم و خیال میں بھی نہ آیا سبحان اللہ کیا ہی شان ہے اس جاہ و جلال کے نبی کی جسکی غلامی کیطرف تو منسوب کیا گیا۔ صلوٰۃ اللہ علیک وعلیٰ اھل بیتک واصحابک وخلفائک اجمعین (اکمل)

"داستان عہد گل"

اِک پیامی وعظ کرتا تھا ہمارا میرزا
امتی تھا یا مجدد اس سے بڑھکر کچھ نہ تھا
وہ غلام احمدِ مختار تھا احمدؐ نہ تھا
ایسی اُمّت میں گذری ہیں ہزاروں اولیا
ماننا اس کا نہیں ہے جزو ایماں زینہار
تم بھی مسلم ہم بھی مسلم فرق ہو سکتا ہے کیا

قادیانی احمدی سب مشرک و ضالین ہیں
اور کلمہ گو سبھی مسلم ہیں سچ پارسا
میں نے لوگوں سے کہا تم ہی کہو انصاف سے
کوئی ایسا بھی مجدد ہے کہ جس نے یہ کہا
ساری دنیا کیلئے میں ہو کے آیا ہوں رسول
اور نبی اُمت میں کوئی بھی نہیں میرے سوا
وہ مسیح و مہدیٔ موعود ہوں جسکے لیئے
"ہے نبی اللہ" فرمائیں محمد مصطفےٰؐ
صدق دل سے جو مجھے مانے وہی ہے احمدی
غیر کے پیچھے نمازیں ہیں تمہاری ناروا
نام پر احمدؐ کے بیعت لے مگر احمدؐ نہیں
یہ مریدوں کیلیئے ہے ایک طرفہ ماجرا
سب مہاجر اہل بیت اصحاب تو گمراہ ہیں
دُور والوں نے مگر ایمان سے حصہ لیا
آیت قرآں غلط ٹھہری عجب تم العجب
صادقوں سے دُور رہنا اب تو اچھا ہو گیا
اپنے مرشد سے وفاداری اسی کا نام ہے
اسکے گھر والوں کی عزت ہے یہی صدر جا
جس جگہ سے فیض پایا اسجگہ آنا حرام
واہ کیا اچھا نباہا عہد جو ہم سے ہوا
اب کوئی مانے نہ مانے خود مگر مانا اسے
کفر و اسلام ایک ان لوگوں نے گویا کر دیا
اسکو یوں جتیا کے میں نے سننے والوں سے کہا
ہم سے پوچھو۔ بھائیو۔ جو کچھ ہو۔ تم نے۔ پوچھنا
قادیاں والوں سے پوچھو قادیاں والے کی شان
ہم سے بڑھکر کون ہے ہادی کو اپنے جانتا
بیوفا محسن کشوں کی بات کا کیا اعتبار
جو زمانے میں ہوا کے رُخ پہ چلتے ہیں سدا
اکملِ مشتاق کی آنکھوں سے دیکھو دوستو
جلوۂ حسن غلام احمدؐ رسول مرتضےٰ
داستانِ عہد گل را نشنوید از عندلیب
زاغ و بوم آشفتہ تر گویند ایں افسانہ را

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفین احمدیت کو ساٹھ ایکڑ زمین انعام

(۱) مطابق حدیث یعطی المال حتی لا یقبلہ احد۔ ابتدائی کتاب براہین احمدیہ سے آخری دم تک حضرت مسیح موعودؑ کی اسی سے زائد کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اکثر کتابوں اور اشتہاروں میں معقول رقوم مخالفین کو پیش کر کے کہتے رہے کہ فلاں امر میں میرے مقابلہ میں نکلو اور غالب آنے پر اسقدر انعام بھی حاصل کرو۔ مگر باوجود دعویٰ علم و فضل و ہمہ دانی کے کسی مذہب کے ایک آدمی کو بھی حوصلہ نہ پڑا۔ کہ انعام موعود مقابلہ میں نکل کر حاصل کرے۔ سچ ہے۔ خدا کا برگزیدہ ؎ چہ ہیبت ہا بدانداہیں جواں را ۔ کہ نیاید کس بمیدانِ محمدؐ کا مصداق تھا۔

(۲) شراح حدیث نے لکھا ہے کہ یہاں مال سے مراد اسرار و معارف و خیر و برکت ہے۔ سو جسقدر اسرار اور معارف قرآن کریم کے اس امام نے پھیلائے ہیں وہ اسقدر ہیں کہ لوگ لیتے لیتے سیر ہو گئے ہیں۔

(۳) اب جس شخص کو منکرین حضرت مسیح موعودؑ سے شک باقی ہو کہ اس حدیث کے مطابق مجھے مال لینے کا موقعہ نہیں ملا اور وہ دست تاسف مل مل کر گئے وقت کو یاد کر رہا ہو۔ اس کو ایک انعام کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ جو یہ ہو گا جمیع فرق اسلامیہ حنفی۔ وہابی۔ شیعہ وغیرہ کی علماء و فضلاء و عوام ملکر یا فرداً فرداً احمدیہ لٹریچر میں مسئلہ وفات مسیح ناصریؑ شائع شدہ کل دلائل کی تردید عرصہ ایک ماہ کے اندر مطبوعہ کتاب کی شکل میں شائع کر دیویں پابندی شرائط ذیل :۔

(۱) آیات قرآن مجید کا ایسا ترجمہ مقبول نہ ہو گا۔ جو کسی آیت قرآن مجید کی مخالف ہو۔

(۲) کسی آیت کا ترجمہ تفسیر نبوی اور لغات عرب کے خلاف قابل تسلیم نہیں ہو گا۔

(۳) کوئی حدیث جو کتاب اللہ کی صریح مخالف ہو۔ قابل حجت نہ ہو گی۔

(۴) احمدیہ لٹریچر میں وفات مسیح کی دلائل قرآن مجید حدیث شریف۔ تاریخی۔ طبی۔ عقلی وغیرہ اقسام کے شائع شدہ ہیں۔ اسلئے تردید کنندہ کا فرض ہو گا۔ کہ قرآنی دلائل کا جواب قرآن مجید سے اور حدیث کے مقابل حدیث شریف پیش کرے۔ تاریخ کے مقابل تاریخ۔ غرض ہر قسم کی دلائل کی تردید اسی قسم کے دلائل سے کرنی ہو گی۔ یہ نہیں۔ کہ آیات قرآن مجید کے مقابل حدیث اور حدیث کے مقابل تاریخ یا اور کوئی کمتر درجہ کا ثبوت درج کر دیا جاوے۔ عقلی دلائل کا جواب عقلی دلائل سے دینا ہو گا۔ اگر چند علماء ملکر اس مسئلہ متنازعہ شائع شدہ مندرجہ احمدیہ کتب کی دلائل کی تردید کرنا چاہیں تو بھی کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی اکیلا شخص تردید کرنی چاہے۔ تو بھی وہ محل اعتراض نہیں ہو گا۔ یہ مسئلہ حضرت مسیح موعود کے دعوے کی پہلی سیڑھی ہے۔ لہذا جملہ علماء و فضلاء و پیرزادگان کی خدمت میں التماس ہے کہ ضرور اس کی تردید پر قلم اٹھائیں چونکہ علمائے دین کو تو کسی انعام کی ضرورت نہیں ہو گی لیکن شاید بلا اجرت کسی صداقت کی تائید یا باطل کی تردید کرنا بعض خادمان دین کو شاق گذرے۔ اسلئے بذریعہ تحریر ہذا ہر خاص و عام کو (جو حضرت مسیح موعودؑ کے اسوقت تک منکر ہیں) اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ اگر حسب شرائط بالا حیات مسیحؑ کا ثبوت اور وفات مسیح ناصریؑ کے دلائل (مندرجہ کتب سلسلہ احمدیہ) کی تردید عرصہ ایک ماہ میں بشکل کتاب مطبوعہ شائع کر دیویں۔ اور اسپر حلفی شہادت مولوی ثناء اللہ۔ مولوی محمد حسین۔ پیر مہر علی شاہ صاحبان کی بھی درج کرائی جاوے بالفاظ ذیل کہ واقعی دلائل تردید وفات مسیح ناصری مندرجہ کتاب ہذا مقابل دلائل وفات مسیح ناصری مندرجہ کتب سلسلہ احمدیہ کے مکمل اور درست اور قطعیۃ الدلالت ناقابل تردید ہیں۔ اگر ہم جھوٹ فیصلہ کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی ہم پر اسی دنیا میں لعنت پڑے اور ہم پر عبرت ناک عذاب نازل ہو۔ اور یہی بیان مصنف یا مصنفان کو بھی اپنی تصنیف کے متعلق کم از کم تین ہفتہ وار اخباروں میں چھاپکر شائع کرنا ہو گا۔ تو ایسے شخص یا اشخاص کو بطور انعام اراضی ساٹھ ایکڑ (جسکو خریف ۱۹۱۶ء سے نہری آبپاشی شروع ہو چکی ہے۔ جسکی قیمت قرب و جوار کے دیہات کے نرخ مطابق قریب ایک ہزار روپیہ ہے) پر عمل و دخل دیدیا جائے گا۔ اب یہ موقعہ ہے۔ کہ منکرین مسیح موعودؑ اپنے جوہر علمی دکھائیں۔ اور میدان میں تشریف لائیں۔ اور انعام پائیں۔ ورنہ حق سے شرمائیں۔ اور مخلوق کو نہ بہکائیں کہ اس حدیث کے مطابق مال مرزا صاحب نے تقسیم نہیں کیا بصورت خاموشی سمجھا جائیگا۔ کہ منکرین کے پاس کوئی صداقت مطلق نہیں ہے۔ اور سینہ مرزا صاحب کے خدام کے اعتقاد پہاڑ کی مانند مضبوط اور حق الیقین پر ہیں۔ لیکن منکرین کے عقائد ریگ کی دیوار ہیں۔ اس لیئے وہ امید نہیں کہ انشاء اللہ کبھی بھی اس میدان میں قدم رکھیں۔ اگر غیر احمدیوں کے پاس حق ہوتا۔ تو وہ ابتک ضرور ظاہر کرتے۔ اب بھی کسی کو افسوس نہ رہے۔ اور انعام پائے۔ ورنہ مسیح ناصریؑ کی وفات تسلیم کر کے احمد قادیانی کی جماعت میں داخل ہو کر عاقبت درست کرے ؎

نوٹ :۔ قبل از تحریر جواب راقم کو بذریعہ مطبوعہ اشتہار اطلاع دیجاوے۔ کہ حسب شرائط بالا تردیدی مضمون لکھنا شروع کیا گیا ہے۔ فقط

خاکسار

بندہ غلام حسین ولد محمود خان قوم
ساکن موہنکے۔ تحصیل وزیر آباد

سودے سے بچو

بعض مقامات پر یہ قاعدہ ہے کہ مثلاً بارہ سیر گندم کسی کو قرض کر دیا۔ دوسرے سال فصل کے موقعہ پر نرخ ستا ہے مثلاً ایک روپیہ کی چودہ سیر تو یہ کہکر کہ اسوقت میں نے بارہ سیر گندم ایک روپیہ کی دی تھی اور اب ایک روپیہ کی چونکہ چودہ سیر ہے اسلئے اب مجھے چودہ سیر گندم دیدو چنانچہ بارہ سیر کے عوض چودہ سیر گندم لے لیتے ہیں اور اسے جائز سمجھتے ہیں۔ مگر منقولات میں قبل القبض تصرف جائز نہیں۔ اس لیئے یہ طریق ناجائز ہے چاہیئے یوں کہ اسوقت گندم یا جو جنس بھی ہو قیمت کر کے دیجائے اور پھر وہ قیمت دوسرے سال یا جب وعدہ ہو وصول کیجائے اور وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ لازوال خزانہ جس کا میں مالک ہوں

محبت! پیاری محبت! تیری دنیا جداگانہ۔ تیرا جہان الگ۔ تیرا عالم نرالا۔ جس اہل دل کو دیکھتا ہوں تیرا ہی متوالا ہے۔ تو اس سرزمین کا گیاہ خودرو ہے۔ جہاں پر مثل سبزہ طور اگتے ہیں۔ زمینوں میں تو وہ گوہر گرانمایہ ہے۔ کہ جسکی شان میں آیا ہے۔ ع

یہ وہ گوہر ہے جو ملتا نہیں شاہی خزینوں میں

تیرے کانٹوں میں پھولوں کی مہک۔ تیرے جھاڑوں میں سبزوں کی لہک۔ تیری تاریکی میں نوروں کی ضیا۔ تیری باریکی میں شان کبریا۔ تیرے میدانوں میں جنت کا سماں۔ تیری زمین رو کش صد آسماں۔ تیری پستی میں بلندی کا نشان۔ اور تیری کمزوری میں قوت کی شان۔ تیری خوابوں میں بیداری۔ اور تیری غفلت میں سو ہوشیاری۔ تیری فنا میں بقا کا عالم۔ اور تیری جفا میں وفا کا کالم۔ تیری جہالت پر دانشوری قربان۔ اور تیرے ظلمت کفر میں نور ایمان۔ اور تیرے جہل میں طور عرفان۔ اور تیری موت میں حیات جاودان اور تیری زندگی میں مرگ ناگہان۔ تیرے ہجر میں وصل کا مزا۔ اور تیرے گریہ میں ہنسی کی ادا۔ تیری ابجد خوانی عالم منتہی بنانے والی۔ اور تیری بے خبری صد آگہی دلانے والی۔ تیری پیری میں شباب کی ترنگ۔ تیرے بچپن میں بڑھاپے کا رنگ۔ تیری خاموشی میں سو فریادیں۔ اور تیری فریادوں میں چپ کی دادیں۔ تیرا ذرہ ذرہ مہر ساماں۔ اور تیرا قطرہ قطرہ بحر داماں۔ تیری شمعیں پروانوں پر نثار اور تیرے پھول بلبلوں کے لیئے دلفگار۔ تیری بیابانوں میں باغوں کی بہار۔ اور تیرے ریگستانوں میں سو آبشار۔

آ محبت! پیاری محبت تو میرے دل کی مصفّٰی شیشتی میں بیخطر بنکر آجا۔ تو میری شاخ تمنا پر پھول بنکر مہک اور بلبل بنکر چہک۔ تو اس زمین میں تخم بنکر آ اور طوبےٰ بن کے پھل لا۔ تو میرے رونگٹے رونگٹے میں ایمان بنکر سما جا۔ اور اعمال صالحہ ہو کر عضو عضو سے ظاہر ہو۔

اے محبت! میں تیری نسبت کیا کہوں جبکہ وہ سراپا محبت جو محب ہو کر آخر محبوب ہوا۔ کہتا ہے کہ

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہ یار تو آساں کردی
ہمہ مجموع دو عالم تو پریشاں کردی
ہمہ عشاق تو سرگشتہ و حیراں کردی

اور پھر کیا خوب فرمایا:۔

ہمہ جا شور تو بینم چہ حقیقت چہ مجاز
سینۂ مشرک و مسلم ہمہ بریاں کردی

اے محبت! اے ناتوانوں کی توانائی اور شکستہ دلوں کی مومیائی۔ تو میرے سینہ میں بھر جا۔ کہ میں تجھ سے معمور ہو کر اکیلا وہ کام کروں جنکے لیئے ساری دنیا کی مجموعی قوت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو میری آنکھوں میں نور بنکر آ۔ تا اس ظلمت کدۂ عالم میں تیری روشنی کے ساتھ بے خوف و خطر سیر کر سکوں۔ میں جانتا ہوں کہ تو وہ شراب ہے جس کا خمار اعضاء شکن ہے۔ تو وہ گل نوبہار ہے جسکے ساتھ کئی کانٹوں کی الجھن ہے۔ مگر میرے محبوب نے سچ کہا:۔

واہ رے باغ محبت موت جسکی رہگذار
وصل یار اس کا ثمر پر اردگرد اسکے ہیں خار

لوگ کہتے ہیں کہ محبت قید بے زنجیر ہے۔ مگر یہ قید کیا ہی دلپذیر ہے۔ جسپر سو آزادیاں نثار۔ اور یہ بربادی کیا ہی وجد انگیز۔ لطف خیز ہے جسپر ہزار ہا آبادیاں قربان۔ وہ محبت کی روح رواں۔ وہ محبت کے آسمان کا مہر درخشان۔ فرماتا ہے اور سچ فرماتا ہے۔

اس جہاں میں خواہش آزادگی بے سود ہے
اک تری قید محبت ہے جو کردے رستگار
دل جو خالی ہو گذر عشق سے وہ دل کیا
دل وہ ہے جسکو نہیں بے دلبر یکتا قرار

اے محبت! تمام شریعت کے احکام کو بجالانیوالی۔ تمام منازل سلوک طے کرانے والی۔ ایمان کو میوہ نورس بنانے والی۔ ایک تو ہی تو ہے۔ چنانچہ ایک تجربہ کار نے کہا ہے۔

اور حق کہا ہے

فقر کی منزل کا ہے اول قدم نفی وجود
پس کروں اس نفس کو زیر و زبر از بہر یار
تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ ہو وہ ناتمام
اس طرح ایمان بھی ہے جب تک کامل پیار
تیرے منہ کی بھوک نے دل کو کیا زیر و زبر
اے میرے فردوس اعلےٰ اب گرا مجھ پہ ثمار
باغ میں تیری محبت کے عجب دیکھی ہیں پھل
ملتے ہیں مشکل سے ایسے سیب اور ایسے انار
تیرے بن اے میری جاں زندگی کیا خاک ہے
ایسے جینے سے تو بہتر مر کے ہو جانا غبار

اے محبت! وہ تو ہی ہے جو آدھی رات کو تہجد کیلئے اٹھائے؟ تو ہی ہے جو سارا مال خدا کی راہ میں لٹوائے؟ ہاں! وہ تو ہی ہے جو گھر بار چھڑائے؟ اور وطن سے بے وطن کرائے۔ بڑے بڑے امیروں کو فقیر بنائے۔ سارا سارا دن بھوکا اور پیاسا رکھوائے۔ ہاں وہ تو ہی ہے جس نے حسین مظلوم رضؓ کو دشت کربلا میں کنبے سمیت پیاسے شہید کرایا۔ وہ تو ہی ہے جس نے ابوالانبیاء سے اپنے پیارے نوجوان بیٹے کو ذبح کرنے کے لیئے لٹوایا۔ تو ہی آگ میں خوشی خوشی ڈلوایا۔ اور تو نے ہی کسی کو بکریوں کا شبان بنایا۔ اور کسی کے خنجروں کو چروایا۔ اور کسی کا سر آرے سے چروایا۔ سچ ہے:۔

کون چھوڑے خواب شیریں کون چھوڑے عقل و شرب
کون لے خار مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پرخطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیر تیغ آبدار

اے محبت! تو نہ ہو تو نماز ایک محنت۔ روزہ ایک مصیبت زکوٰۃ ایک ٹیکس اور حج ایک دشت نوردی ہے۔

کون ہے جسکے عمل ہوں پاک بے انوار عشق
کون کرتا ہے وفا بن اسکے جس کا دل فگار

اے محبت! تو ہو تو سب کچھ ہے۔ اگر تو نہیں۔ تو کچھ بھی نہیں۔ مگر اے محبت۔ تو ہو تو پھر اسی کے لیئے جس کو مخاطب کر کے کہنے والا کہہ گیا ہے۔

سو چڑھے سورج نہیں بے روئے دلبر روشنی
یہ جہاں بے وصل دلبر ہے شب تاریک و تار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے میرے پیارے جہاں میں تو ہی ہے اک بے نظیر
جو تیرے مجنون حقیقت میں وہی ہیں ہوشیار
اس جہاں کو چھوڑنا ہی تیرے دیوانوں کا کام
نقد پالیتے ہیں وہ اور دوسرے امیدوار

وہ رات ہی کیا مبارک تھی جب دو بجے کے قریب میں اپنے نفس کا مطالعہ کر رہا تھا جب یہ سوال دل میں پیدا ہوا کہ اپنے محبوب لم یزل کے حضور مجھے ابھی حاضر ہونا پڑے تو کیا چیز ہے جو تو پیش کر سکتا ہے۔ آہ! اسوقت کی ندامت کا پسینہ ابھی تک بہ رہا ہے اور اسوقت تک میری روح کا ذرہ ذرہ کہہ رہا ہے کچھ بھی نہیں کوئی عمل نہیں۔ کوئی خوبی نہیں۔ ہاں اگر کچھ ہے تو یہ محبت۔ اس روح فرسا جاں گداز گھڑی میں اگر کوئی چیز میرے لیئے موجب تسلی تھی۔ تو یہی الحمد للہ میرا دل بھی محبت سے خالی نہیں۔ پھر اس غم میں سہارا اگر دینے والے تھے تو یہ اشعار جو اس قابل ہیں جھوم جھوم کر پڑھے جائیں۔ اور دل ہی دل میں مزہ اٹھائیں

دوستی بھی ہے عجب جس سے ہوں آخر دوستی
اولی الفت ہے الفت ہو کے دو دل پر سوار

دیکھ لو میلے محبت میں عجب تاثیر ہے
ایک دل کرتا ہی جھک کے دوسرے دل کو شکار

کوئی راہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک بزار دشت خار

اسکے پانیکا بھی اے دوستو اک راز ہے
کیمیا ہے جس سے ہاتھ آجائیگا زر بے شمار

تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر انداز وہ نہ ہو نا درست اسمیں زنہار

ہے یہی اک آگ تا تم کو بچا دے آگ سے
ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار

اس سے خود آکر ملیگا تم سے وہ یار ازل
اس سے تم عرفان حق سے پھولونگے پھولوں کے ہار (الحسن)

دوستوں کو ۱۴۔ مارچ کا یوم سعید مبارک ہو جب باطل چاروں شانے چت گرا اور حق اپنے تخت صداقت پر متمکن ہوا۔

مولنا محمد احسن صاحب سے ایک سوال

(از حامد حسین خانصاحب پیشکار میرٹھ)

مولنا۔ السلام علیکم۔ المرء یوخذ باقرارہ مشہور مثل ہے لیکن ممکن ہے کہ پیغام بلڈنگس کی آب و ہوا میں رہنے سے جناب ہی یہ کہدیں کہ میں اسکو نہیں مانتا اس لیئے اسقدر عرض کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ جناب نے اپنے رسالہ شمس بازغہ کے سرورق پر بطور حجت ایک مخالف کے جواب میں تحریر کیا ہے اس سے ثابت ہے کہ جناب کو یہ مسلم ہے یہ بات تھی خاکسار نے اس لیئے عرض کی ہے کہ آجکل پیغام بلڈنگس لاہور کے قصر زمین دوز کے مکان کے نزدیک کیونکہ یہ ایک معمولی بات ہے کہ ہماری سابقہ تحریرات ہم پر حجت نہیں۔ چونکہ جناب بھی تھوڑی مدت سے اسی قصر میں پناہ گزین رہے ہیں مجھے خوف ہے کہ جناب کے حواس خمسہ پر اسکی آب و ہوا نے ضرور اثر کیا ہوگا اسلیئے عجب نہیں کہ جناب کے ذہن مبارک سے بھی یہ صدا بلند ہو۔ بہرحال جناب کو ہر طرح کا اختیار حاصل ہے پبلک خود انصاف کرلے گی کہ کس فریق نے ارتداد اختیار کیا ہے۔ جناب نے اپنے رسالہ مذکورہ بالا یعنی شمس بازغہ کے صفحہ ۹۶-۹۷ پر حسب ذیل عبارت تحریر فرمائی ہے۔

ویصلی علیہ المسلمون

نماز جنازہ تو ہر ایک مسلمان کی پڑھی جاتی مسیح موعودؑ کی نماز جنازہ پڑھنے سے کیا غرض خاص ہے جو اس پیشگوئی میں مخبر صادق صلعم نے بیان فرمائی ہے پس واضح ہو کہ مراد اس جملہ سے کہ یصلی علیہ المسلمون بطور مفہوم مخالف کے یہ ہے کہ جو لوگ اسپر نماز جنازہ نہ پڑھیں گے وہ مسلمان نہیں رہیں گے کیونکہ نماز جنازہ تو ہر ایک میت مسلمان کی پڑھنی فرض کفایہ ہے چہ جائیکہ مجدد دین اسلام کی نماز جنازہ پس جو لوگ ایسے مجدد دین اسلام کی نماز جنازہ پڑھ نہ پڑھیں گے اور ترک کر دیں گے تو گویا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاوینگے کیونکہ بحکم کفر دو کفر کے یہ ایک قسم کا کفر ہے اور جو لوگ کہ نماز پڑھیں گے وہ مسلمان ہیں گے غرض کہ اس حدیث کے تمام جملے مسیح موعودؑ پر بخوبی صادق ہیں والحمد للہ کہ یہ پیشین گوئی مخبر صادقؐ کی اس مسیح موعود اور مہدی موعود پر پورے طور پر صادق ہے۔ فالحمد للہ

اب جواب سے میرا یہ سوال ہے کہ کیا ویصلی علیہ المسلمون کی تفسیر مذکورہ کے بموجب جناب اُن لوگوں کو جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی یعنی غیر احمدی کافر سمجھتے ہیں یا نہیں اور اگر نہیں۔ جیسا کہ اب جناب کا خیال ہے۔ جیسے کہ جناب نے ایم۔ اے صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہے تو براہ مہربانی جناب صاف تحریر فرمادیں کہ جناب کی یہ سابقہ تحریر غلط ہے اور کہ اسوقت جناب کے حواس درست نہ تھے بلکہ جیسے کہ ایم۔ اے صاحب نے جناب کے سر مبارک پر دست شفا پھیر کر ڈاکٹر ان پیغام بلڈنگس نے دارو ئے نقرہ کا ایک ڈوز دیا ہے اسوقت سے یہ چودہ طبق جناب پر روشن ہو گئے ہیں۔

المبارک

(بحضور نواب صاحب قبلہ)

آپکو شادی فرزند مبارک ہووے ۔ اور مسیحا سی یہ پیوند مبارک ہووے
حق نے فضل کیا آپ پہ بیحد و حساب ۔ خیر سے فضل خداوند مبارک ہووے
تا ابد آپکے سایہ میں رہے عبداللہ ۔ اور سدا آپکو دلبند مبارک ہووے
نجم اقبال رہے اوج ارادت پہ سدا ۔ عز و جاہ ایسے وہ چند مبارک ہووے
رات شبرات ہو ہر دن تیرا عید کا دن ۔ چشم روشن دل خورسند مبارک ہووے
ہے تہ دل سے عطا کی یہ دعا شام و پگاہ
آپکی حامی و ناصر رہے وہ ذات الٰہ

سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی نے شکایت کی ہے کہ فاروق میں انکے متعلق ایک لفظ لکھا گیا گو سیٹھ صاحب نے جماعت احمدیہ کے بعض ارکان کے متعلق سخت الفاظ استعمال کر چکے ہیں تاہم وہ لفظ واپس لیتے ہیں۔ ... ہمارے دیرینہ قارئین ہیں۔ ... ہدایت ...